رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چھپا دستِ ہمت میں زورِ قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

الحکم

ایڈیٹرز

شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی ۰ شیخ محمود احمد قادیانی

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

جلد ۲۵	قادیان دارالامان مؤرخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء	نمبر ۲

ضروری معذرت

مجھے نہایت افسوس ہے۔ کہ اخبار کا کاغذ جسکے لئے لاہور لکھا ہوا ہے ابھی تک نہ آیا یہی وجہ ہے۔ کہ اس دفعہ کاغذ نہایت ردی لگانا پڑا ہے۔ یہ سخت مجبوری کی وجہ سے ہوا ہے۔ آئندہ ایسا کاغذ نہ لگایا جائیگا۔

مینیجر

خمسہ عمر احمدی بر غزل ذوق دہلوی

ظاہر محمد شکل احمد میں دوبارہ ہوگیا
یعقوب کا راز یار و آشکارا ہوگیا
جب سے اس نورِ خدا کا ہے نظارہ ہوگیا
یوں تنِ خاکی میں روشن دل ہمارا ہوگیا
۔ جسطرح پانی کوئیں کی تہ میں تارا ہوگیا۔

غلام احمد آگیا لیکر مسیحا کی صفات
دور کردیں جس نے آکر سب سموم و ہیات
ایک دنیا نے کیا عیسیٰ کو داخل در رحمات
ذکرِ دنیا نفسِ مردہ کو ہوا آبِ حیات
۔ مر کے یہ سیماب پھر زندہ دوبارہ ہوگیا۔

گالیاں سو سو نکالیں ہیں مخالف نابکار
کرتے ہیں وہ شوخیاں ہم ہیں دکھاتے انکسار
کردیا ان کی زبان قلم نے ہے دلفگار
دل نے زخموں کی ترقی سے عجب پائی بہار
آگے تھا صد برگ یہ گل اب ہزارا ہوگیا۔

سوتے ہو جلد ایمان لاؤ پھر فرصت کہاں
آج کل کے ثال میں نہ موت آئے ناگہاں
غافلو شلِ عمر ہے ذوق یوں کرتا بیاں
ذوق اسی بحرِ فنا میں کشتیٔ عمرِ رواں
۔ جس جگہ پر جا لگی وہی کنارہ ہوگیا۔

ایک ہندوستانی منجم کی پیشگوئیاں

۱۲ جنوری کے پیسہ اخبار میں ایک منجم نے جو کلکتہ کا رہنے والا ہے۔ سنہ ۱۹۲۱ء کے متعلق پیشگوئیاں کی ہیں۔ سب کی ساری پیشگوئیاں ایسی ہیں جو ہوا کا رخ دیکھ کر بتائی گئی ہیں اخبارات کے پڑھنے والے اصحاب سب سے جانتے ہیں کہ یہ باتیں سارے سال کے اندر اخبارات میں گشت لگاتی رہی ہیں۔ مثلاً ایک پیشگوئی یہ لکھاتی ہے۔ کہ دو جنگ کا اعلان یہ ہے کہ تمام دول اپنے اپنے ممالک کے امن و امان اور حصول کے لئے متفکر ہیں۔ اب کون نہیں جانتا کہ سلطنتیں اپنے اپنے ممالک کے لئے امن و امان کے لئے متفکر ہیں اور کسی اخبار پڑھنے والے کو یہ نہیں معلوم کہ جنگ کے دوبارہ چھڑ جانے کی بڑی امید ہے۔ پھر لکھتا ہے خانہ جنگیوں کی نسبت ہمسایہ سلطنتوں کے معاملات زیادہ باعث تکلیف ہونگے یہ بات صاف ظاہر ہے۔ کہ جب جنگیں چھڑ جاویں تو خانہ جنگیوں کی نسبت زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔ ایسے موقع پر خانہ جنگیاں رہتی ہیں۔ حقوق طلب عورتوں کی طرف دیکھو پھر لنڈن کی سڑکوں کی طرف دیکھو جب انگلستان جنگ میں شریک ہوا سب کے سب خانہ جنگی بھول گئے اور سب متحدہ کوشش کرنے لگے کہ ہمسایہ قوموں سے بچ جاویں۔

اسی طرح ایک پیشگوئی ہے کہ امیر کابل درحقیقت برطانیہ کا دوست نہیں ان کے وزراء کا باہمی اختلاف اور پیدا ہوگا یہ کیسی کھلی بات ہے کہ وزراء میں اختلاف رونما ہے۔ اور اس امر کی نسبت تو پہلے سے شبہ کیا جا

ایک پیشگوئی میں بتایا ہے۔ کہ روس کا شاہی خاندان تباہ نہیں ہوا۔ یہ خبر بھی انگریزی اخبارات مدت سے شائع کر چکے ہیں۔

ایک پیشگوئی ہے کہ جو وائسرائے ہندوستان میں آرہا ہے۔ وہ انگلستان اور ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔ اب یہ کون سی آئندہ کی خبر دی گئی ہے۔ غرض اسیطرح اس نے ۷۵ پیشگوئیاں کی ہیں۔ جو یا تو اخبارات سے نقل کی گئی ہیں۔ یا ہوا کا رخ دیکھ کر کی گئی ہیں۔ اور اسطرح سے اپنے آپ کو بڑا بنانا چاہا ہے یہ لوگ روحانی علوم سے بے بہرہ اور پیشگوئیوں کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ خدا غیب کی باتیں اسطرح سے نہیں بتایا کرتا۔

تعجب ہے ان اخبار نویسوں پر جو ایسی لغو خبروں کو درج کرتے ہیں۔ اور اس پر اعتبار کرتے ہیں یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص عمدہ چیز کے لینے سے انکار کرتا ہے۔ آخر وہ اس سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور بہت ردی چیز پر گرتا ہے۔ خدا کے سچے مامور کی پیشگوئیوں کا انکار ہوا نتیجہ یہ ہوا کہ ایسے عوام الناس کی پیشگوئیوں پر ایمان لانا پڑا۔

نظم

(از سلیم اٹاوی)

خشیت اللہ کا اک قلب میں گھر پیدا کر
اے مرے دوست تو اللہ کا ڈر پیدا کر

ایسا عرفان ہو تیرا کہ خدا کا جلوہ
ذرہ ذرہ میں تو دیکھے وہ نظر پیدا کر

صدق و اخلاص کے کوچہ میں قدم رکھ اپنا
اہل دنیا سے نہ کچھ خوف و خطر پیدا کر

تیری تقریر سے گمراہ ہدایت پائیں
سننے والوں کے دلوں میں تو اثر پیدا کر

چشم احباب تلک ہو نہ رسائی محدود
عرش تک ہو تری پرواز پر پیدا کر

دین احمد کا جو عالم میں بجا دیں ڈنکا
ایسے دنیا میں اے خالق تو بشر پیدا کر

کوئی خالد سا جری ہو کوئی حیدر سا شجاع
اے خدا پھر تو ابوبکرؓ و عمرؓ پیدا کر

کردیں عالم کو چکا چوند چمک سے اپنی
کان اسلام میں وہ لعل و گہر پیدا کر

درد ہو سارے جہاں کا ترے دل میں حافظ
غیر کو دکھ ہو مرے تو وہ جگر پیدا کر

مجاہدین کی ایک جماعت ہو

اسوقت تمام دنیا کے اندر ایک خطرناک جدوجہد ہو رہی ہے۔ اور ہر قوم ترقی کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ اس جدوجہد میں کامیابی کا منہ کس کو دیکھنا نصیب ہو۔ یہ ایک سوال جدا گانہ ہے۔ مگر غور سے دیکھو۔ تو تمام سمندر میں بڑا تلاطم عظیم ہے۔ سیاسی مطلع بالکل سیاہ نظر آتا ہے۔ جرائم پیشہ لوگ بھی اپنے کمال کو ان دنوں میں خاص طور پر ظاہر کر رہے ہیں ممالک سب کے سب ترقی کی تگ و دو میں ہیں۔ انگلستان۔ فرانس جرمنی۔ ٹرکی۔ امریکہ۔ جاپان۔ چین۔ یونان۔ بالشویک افغان۔ سپین فین۔ عرب۔ یہود الغرض سب کی سب حکومتیں آگے بڑھنے کیلئے قدم اٹھا رہی ہیں۔ اور دنیا کے اندر ایک عظیم الشان شور معلوم ہوتا ہے۔

مذاہب میں سے سکھوں۔ آریوں۔ عیسائیوں وغیرہ کی خاص طور پر کوششیں ہو رہی ہیں۔ اس دھکا پیل کے وقت کھڑے رہنا یا آہستگی سے اپنے قدموں کو اٹھانا سراسر نقصان ہے۔ غور سے دیکھو جب کئی سو آدمیوں کا ایک ریلا کسی تنگ کوچے میں سے زور شور سے جا رہا ہو۔ اسوقت اگر کوئی شخص یہ چاہے۔ کہ وہ کھڑا رہے۔ تو وہ سخت غلطی کرتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ کسی نہ کسی دھکے سے نیچے گر جائے گا۔ اور لوگ اسکے اوپر سے گذر کر کہیں کے کہیں چلے جاویں گے۔ اور وہ مر جائیگا۔ سمندر کی لہریں جب بڑے زور سے پڑ رہی ہوں۔ اور تلاطم عظیم برپا ہو۔ اسوقت ان لہروں کا کھڑے ہو کر مقابلہ کرنا دانشمندی نہیں۔ بلکہ ہلاکت ہے۔ پس دنیا میں اسوقت ایک سخت تلاطم ہے۔ اور قومیں قوموں سے ٹکریں کھا رہی ہیں۔ ان دونوں ٹکروں کے درمیان جو شخص ہوگا۔ وہ کچلا جائیگا۔

سلطنت سلطنت کو کھا جانے کی فکر میں ہے۔ ایسی حالت میں ہمکو اپنی سستانہ روش سے نہ چلنا چاہیئے۔ بلکہ نہایت سرعت کے ساتھ آگے نکل جانا چاہیئے۔

قومیں جنگ و جدال میں مصروف ہیں۔ وہ لڑ رہیں۔ ہمکو اس جنگ میں سے نکل کر کھلے اور جا کر فتح کے جھنڈے اڑانے چاہئیں۔ اور دنیا کے ہر شہر کی طرف ہماری طرف سے امن کے قاصد جانے چاہئیں۔ کیونکہ شہزادہ امن اور صلح کا بادشاہ تخت امن پر جلوہ افروز ہو چکا ہے۔

اے احمدی جماعت! میں تجھکو مخاطب کرتا ہوں۔ تم سب کے سب اسی صلح کے شہزادے کے ایلچی ہو۔ تم کیوں اٹھ کر لوگوں کو امن کی جھنڈی نہیں دکھاتے۔ کسی جگہ خلافت کا اجلاس ہوتا ہے۔ سینکڑوں رضاکار اور والنٹیر اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ تم اپنے آپ کو پیش کر کے اور بھرتی ہو کر پھر آگے نہیں بڑھتے اٹھو اکہ یہی وقت دنیا میں امن پھیلانے کا ہے۔ اسوقت خاموشی سے کھڑے رہنا ہلاکت ہے۔ قوموں کی تباہی کو نہ دیکھو کیونکہ تم خدا کے نزدیک جواب دہ ہوگے۔ اپنی ذمہ واریوں کو پہچانو۔ کسی کے گھر میں آگ دیکھ کر غافل نہ ہو۔ مبادا یہ آگ بڑھتے بڑھتے ہم کو نقصان پہنچائے۔

اسوقت ضرورت ہے۔ کہ ہر نئے سال کے ساتھ نئی امنگیں لیکر کھڑے ہو جاؤ۔ تا دنیا میں امن پیدا ہو۔ میرا خیال ہے کہ اس سلامتی کی تبلیغ ہو جانی چاہیئے۔ امن اور لئے صرف قادیان کی طرف نہ دیکھو۔ بلکہ ہر شہر اور ضلع سے جسقدر مبلغ کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اور جتنا عرصہ مثلاً دس یوم یا پندرہ یوم تک وہ مفت کام کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو پیش کریں۔ نیز اس بات کا بھی خیال رہے اپنے اخراجات کا بوجھ انجمن پر نہ ڈالا جائے جسقدر ہو سکے۔ اپنے پاس سے خرچ کر کے اس کام کو کیا جائے۔ خدا توفیق دے۔ آمین۔

الدال علی خیر کفاعلہ

ہوں۔ کہ اسوقت تبلیغ بڑے زور شور سے کیجائے اور اس کام کے لئے احباب اپنے آپ کو حضرت کی خدمت میں پیش کریں۔ مگر ایسے رنگ میں نہیں۔ کہ صیغہ اشاعت پر بوجھ پڑے۔ بلکہ جسقدر حلقہ وہ لے سکتے ہیں۔ لیں۔ اور اس حلقے میں اپنے پاس سے روپیہ خرچ کر کے دورہ کریں حضرت کے حضور وہ اپنے نام پیش کر دیں۔ تاکہ صیغہ اشاعت کیطرف سے انکی نسبت اعلان ہو جاوے۔ اگر اتنی بڑی جماعت میں سے دو سو والنٹیر فی الحال پیدا ہو جاویں۔ تو کام عمدگی سے شروع ہو سکتا ہے۔ اور ہم خدا کے فضل سے اس سال کے آخیر پر بہت بڑی کامیابی کا منہ دیکھ سکتے ہیں۔

لیکن اسوقت میں ایک اور تجویز بھی پیش کرتا ہوں اگر احباب سلسلہ میں سے ۲۰ احباب بھی ایسے کھڑے ہو جاویں تو فوراً ہندوستان کا بہت بڑا حصہ ہمارے مبلغوں کے پاؤں تلے ہوگا۔ اور وہ تجویز یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جن احباب کو وسعت دی ہے۔ وہ احباب ایک ایک مبلغ کی تنخواہ اپنے ذمہ لے لیں۔ اور ہر مہینہ وہ ایک مبلغ کی تنخواہ صیغہ اشاعت کو ادا کر دیا کریں۔ اگر ۲۰ ایسے آدمی نکل آویں جو ایک ایک مبلغ کی تنخواہ اپنے ذمہ لے لیں تو صیغہ اشاعت میں ۲۰ مبلغوں کا اضافہ ہو سکتا ہے۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ۲-۲-۲-۲۰ دس دس آدمی کار کر ... مبلغوں کی تنخواہ لے سکتے ہیں۔ غرض فوری کی تعداد میں معقول اضافہ ہو سکتا ہے۔ والسلام

(شیخ محمود احمد)

۲۵ر دسمبر کا اجلاس

ہمارا رازی

اکثر احباب جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس سیکھوانی کے نام سے واقف ہوچکے ہیں۔ مولوی جلال الدین ایک نہایت ذہین اور [illegible] ترقی کی اور ۲۰ سال کی عمر میں مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کی۔ اور اب حضرت کے منشاء کے ماتحت خاص طور پر علوم عربیہ اور دستگاہ حاصل کر رہے ہیں۔ باوجود اس صغرسنی کے آپ نے بہت سے معرکتہ الآرا مباحثے کئے۔ جنمیں سے مباحثہ سارچور بہت مشہور ہے۔ جسطرح امام رازی چھوٹی عمر میں ایک اعلیٰ درجہ کا عالم اور لیکچرار بن گیا تھا۔ اسی طرح خدا کے محض فضل سے یہ ہمارا رازی چھوٹی عمر میں ایک اعلیٰ درجہ کا عالم ایک مفید مبلغ اور ایک بے نظیر مباحث ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسکو نظر بد سے بچائے۔

اس جلسہ پہ ۲۵ر دسمبر کو لوگوں کی آمد کافی ہوچکی تھی۔ اس لئے حضرت صاحب کے منشاء کے ماتحت جلسہ شروع کردیا گیا۔ اور اسی وقت مولوی جلال الدین صاحب شمس سیکھوانی کو لیکچر کیلئے کہا گیا۔

خدا کے فضل سے یہ نوجوان کھڑا ہوگیا۔ اور جو کچھ اسنے بیان کیا۔ فی البدیہہ بیان کیا۔ اور خدا کے فضل سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ اس اجلاس کے پریزیڈنٹ خانصاحب فرزند علی خانصاحب تھے۔

(ایڈیٹر)

آپ نے سورہ جمعہ پڑھکر اپنے لیکچر کو شروع کیا۔ کے [illegible] پہلے ہی [illegible] کہا گیا ہے۔

مشہور حکایت ہے۔ کہ کسی سپاہی سے کسی نے پوچھا تھا۔ کہ تم لڑوگے؟ اسنے کہا اور کام کیا ہے۔ لڑونگا کے مطابق چند آیات کی تفسیر کرتا ہوا صداقت مسیح موعودؑ کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔

مسیح موعودؑ کا احسان حضرت مسیح موعودؑ (جنکی بعثت سے [illegible]) سے منجملہ احسانات سے ہم پر ایک بڑا احسان یہ بھی ہے۔ کہ آپ نے ہمیں غیر مذاہب پر اسلام کو غالب کرنے کے لئے ایک ایسا گر بتایا کہ جسکے مقابلے میں کوئی غیر مذہب نہیں ٹھہر سکتا آپ نے فرمایا۔ کہ الہامی کتاب کے لئے یہ شرط ہونی چاہیئے۔ کہ جو وہ دعوٰی کرے۔ اس کی دلیل بھی وہ الہامی کتاب خود ہی پیش کرے کسی دلیل خارجی کی محتاج نہ ہو۔ تو یہ ایک ایسی بات ہے۔ جو صرف قرآن مجید میں ہی پائی جاتی ہے۔ اور کسی کتاب میں نہیں پائی جاتی خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس و بینٰت من الھدی والفرقان کہ قرآن مجید میں لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ پھر ہدایت کے بیّن دلائل بھی دیئے گئے ہیں پھر ان دلائل سے نتیجہ بھی نکالکر دکھایا گیا ہے۔

دعوٰی اسی طرح سورہ جمعہ میں بھی خدا تعالیٰ نے پہلے ایک دعوٰی کیا ہے۔ کہ زمین و آسمان کی تمام اشیاء خدا تعالیٰ کی تسبیح اور پاکیزگی بیان کر رہی ہیں۔ اس وجہ سے کہ وہ ملک قدوس عزیز و حکیم ہے۔ پس خدا تعالیٰ کا ان صفات [illegible] دلیل کا محتاج [illegible]

دلیل خدا تعالیٰ نے دلیل بیان فرمائی۔ کہ ھوالذی بعث فی الامیین رسولا الخ کہ اگر کسی کو ان صفات اربعہ میں کسی قسم کا شک ہو۔ تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر نظر کرے۔ ان صفات اربعہ کی دلیل آپ میں پائیگا۔

دیکھئے آپ ایسی قوم میں مبعوث ہوئے۔ جو دنیا کی سب اقوام سے کیا بلحاظ اخلاق ذمیمہ کے اور کیا بلحاظ عادات سیئہ کے اور کیا بلحاظ جہالت کے بڑھی ہوئی تھی۔ اور دنیا کی سب اقوام ان کی ضلالت اور جہالت کو تسلیم کرتے تھے سو آپ آئے۔ اور آپ نے ان میں نمایاں تبدیلی پیدا کردی۔ اور ان میں ایمان کی ایسی روح پھونکی کہ پہلے وہ شر الامم تھی۔ پھر وہ خیر الامم کے لقب سے ملقب کیگئی۔ اور ملک ہونیکا ثبوت یہ دیا یتلوا علیھم اٰیٰتہ کہ جس طرح بادشاہ کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ رعایا کے لئے ایک قانون بنائے اسیطرح خدا کا رسول انہیں قانون سناتا ہے۔ اور قدوس ہونیکا ثبوت یزکیھم کے ساتھ دیا۔ کہ خدا کا رسول ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے۔ پھر عزیز و حکیم ہونے کا ثبوت یعلمھم الکتاب والحکمۃ میں دیا۔

سوال پھر ایک سوال ہوتا تھا۔ کہ یہ دلیل نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو اتفاق پر محمول نہ کریں۔ اور صفات اربعہ کی دلیل ہم کیوں بنائیں۔

جواب جواب دیا۔ یہ اتفاقی بات نہیں ہے بلکہ و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم الخ کہ آئندہ آنیوالی نسلوں میں پھر آپ کی بعثت ثانیہ ہوگی۔ اور اسوقت پھر ان صفات اربعہ کا ظہور ہوگا۔ اور وہ مسیح موعودؑ کی بعثت ہے جو کہ آپ کے رنگ میں [illegible] وہی چاروں کام کریگا۔ جو خدا تعالیٰ کی صفات اربعہ کا ثبوت ہوگا۔

اعتراض مسلمانوں کی طرف سے ایک سوال ہوسکتا تھا۔ کہ ہم مسیح موعودؑ کو کیوں مانیں۔ جبکہ ہمارے پاس قرآن مجید موجود ہے۔

اس پر چلکر ہم خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتے ہیں۔ اب کسی کے ماننے کی کیا ضرورت ہے۔

جواب

جواب فرمایا۔ مثل الذین حملوا التوراۃ۔ دیکھو اے مسلمانو! تم یہ اعتراض نہیں کر سکتے۔ کیونکہ تم یہ مانتے ہو۔ کہ باوجود اس کے کہ یہود میں تورات قانون کی کتاب موجود تھی۔ لیکن پھر مسیحؑ کی ضرورت پڑی تھی۔ اسی طرح امت محمدیہ کے علماء و عوام الناس جب بگڑ جائیں گے اور لتتبعن سنن من قبلکم کے مطابق یہود کے مثیل بن جائیں گے۔ تو پھر مسیح موعود کی ضرورت ہوگی۔

لیکن جب مسیح موعودؑ آئے۔ تو مسلمانوں کو جس بات سے روکا گیا تھا۔ اسی بات کو انہوں نے اختیار کیا۔ اور تکذیب پر کمر باندھ لی۔ اور قسم قسم کے اعتراض کئے۔ اب میں انکے چند اعتراضوں کو پیش کرتا ہوں۔

دلیل

خدا تعالیٰ نے انبیاء کی صداقت کی ایک یہ بھی دلیل بیان فرمائی ہے۔ کہ اگر کسی نبی پر وہی اعتراض کئے جائیں۔ جو پہلے انبیاء پر کئے گئے ہیں۔ تو وہ نبی و رسول سچا ہے۔ جیسے فرمایا۔ ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ امت محمدیہ نے یہود کی پیروی کیسے کی۔ اور انہوں نے کیا کیا سوالات کئے۔

پہلا سوال

پہلا سوال جو غیر احمدیوں کی طرف سے کیا گیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور وہی دوبارہ تشریف لائیں گے۔ اس لئے آپ مسیح موعود نہیں ہو سکتے۔

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ سوال نیا نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح ناصری کے وقت پہلے یہود کر چکے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے بھی مسیح ناصری کے مقابلہ میں کہہ دیا تھا۔ کہ تو کسی طرح بھی سچا نہیں ہو سکتا جب تک کہ ایلیاء نبی جو آسمان پر زندہ موجود ہے نہ اترے۔ پس مسلمانوں نے یہ اعتراض کر کے اسے ما یقال لک الخ کے مطابق آپ کی سچائی کو ثابت کر دیا۔

قرآن مجید سے وفات مسیح پر دلیل ۱

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم۔ کہ جو مسیح کو معبود من دون اللہ مانتے ہیں۔ وہ کافر ہیں۔ دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اموات غیر احیاء۔ کہ جس قدر معبود من دون اللہ مانے جاتے ہیں۔ وہ سب مردہ ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہے۔ پس مسیح بھی لامحالہ مر گئے ہیں۔

دوسرا اعتراض

دوسرا اعتراض جو مسلمانوں نے کیا۔ وہ اس بات پر تھا کہ مسیح موعودؑ کے متعلق احادیث میں نبی اللہ کا تو لفظ آ ہی چکا تھا۔ جب آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو مخالفین نے کہا۔ اب نبوت کا دروازہ بکلی مسدود ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا

جواب

ایسا عقیدہ کہ اب کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ پہلے انبیاء کے وقت میں بھی پایا جاتا تھا۔ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے ماننے والوں کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد کوئی رسول نہیں آئیگا۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ حتیٰ اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہٖ رسولاً۔ پھر یہی عقیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی پایا جاتا تھا۔ جیسے سورہ جن میں جنوں نے قرآن مجید سننے کے بعد اپنی قوم کو جا کر کہا ہے۔ وظنوا کما ظننتم ان لن یبعث اللہ احدا۔ کہ انسانوں نے بھی تمہاری طرح یہی خیال کیا تھا۔ کہ اب کسی کو خدا تعالیٰ مبعوث نہیں کرے گا۔ پس غیر احمدیوں نے یہ اعتراض کر کے بھی آیت مذکورہ بالا کے مطابق آپ کی صداقت کو عیاں کر دیا۔

آیت خاتم النبیین پر ایک نظر

خاتم النبیین کے معنے سمجھنے میں لوگوں نے غلطی کھائی ہے۔ اول تو آیت میں جس جگہ خدا تعالیٰ نے اسے بیان فرمایا ہے وہاں آپ کی فضیلت بیان کرنے کے لئے لایا گیا ہے اور اس شک کو دور کرنے کے لئے جو آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم سے پڑتا تھا۔ کہ جب آپ کسی کے باپ نہیں تو آپ نبی بھی نہیں۔ کیونکہ آپ آیت النبی اولیٰ بالمؤمنین نبی ہونیکے لحاظ سے باپ تھے۔ تو اسکا جواب خدا تعالیٰ نے دیا۔ کہ لکن رسول اللہ آپ ہیں۔ اور خاتم النبیین ہیں۔ اگر اسکے معنے یہی تھے۔ کہ نبیوں کو ختم کرنیوالا تو اسکا لانا ہی لغو ہے۔ کیونکہ شک تو رسول اللہ کے لفظ سے ہی دور ہو چکا تھا۔ لیکن اسے لغو نہیں لایا گیا۔ بلکہ عین محل پر لایا گیا ہے۔

شرح عقائد نسفی سے نقل کر کے تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے۔ کل رسول ابو امتہ کہ ہر رسول اپنی امت کا باپ ہوتا ہے۔ پس رسول اللہ بھی لکن رسول اللہ سے عام مومنین کے باپ ثابت ہوتے تھے۔ آپ میں اور دوسرے رسولوں میں کوئی فرق نہیں تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین کے لفظ سے فرق کر دیا۔ کہ آپ میں ایک خصوصیت ہے۔ کہ آپ صرف عام مومنین کے ہی باپ نہیں ہیں۔ بلکہ انبیاء کے بھی باپ ہیں۔ آپ کے افاضہ سے نبی بھی بن سکتے ہیں۔ پھر خاتم النبیین کے معنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ختم کرنے کے نہیں سمجھے۔ کیونکہ یہ آیت سنہ ۵ھ میں زینب کے نکاح کے بعد نازل ہوئی۔ اور سنہ [illegible]ھ میں آپ نے اپنے فرزند ارجمند ابراہیم کی موت پر فرمایا لو عاش ابراھیم لکان نبیا۔ کہ اگر

ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ پس آپ نے بھی خاتم النبیین سے دروازہ نبوت کو مسدود خیال نہیں کیا۔

پھر اسکے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللّٰہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما کہ اے مومنو تم نبی پر درود بھیجو۔ پس درود بھیجنے کا حکم خدا تعالیٰ نے نبی پر دیا ہے۔ لیکن آپ سے جب صحابہ نے دریافت کیا کہ کیف نصلی علیک یا رسول اللّٰہ کہ اے رسول اللّٰہ ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں۔ تو آپ نے فرمایا اللّٰھم صل علی محمد وعلیٰ اٰل محمد۔ تو آپ نے امت کو بھی ساتھ شامل کر لیا۔ حالانکہ آیت میں تو نبی پر درود بھیجنے کا حکم تھا۔ پس نبی کریم کا درود میں آل محمد کا لفظ بڑھا دینا اسی لئے تھا۔ کہ اس امت میں سے بھی نبی ہونا تھا۔ تا وہ بھی درود میں شامل ہو جائے اور تا امت محمدیہ خیر الامم ثابت ہو۔ اور انعمت علیھم نعمتی کی مصداق بنے۔

سوال اگر کوئی یہ سوال کرے۔ کہ آپ سے استفاضہ حاصل کر کے کوئی نبی بن سکتا ہے۔ تو کیوں صحابہ میں کوئی نبی نہ بن گیا قاعدہ ہے۔ کہ لیمپ کے جتنی بھی کوئی قریب چیز ہوگی۔ وہ زیادہ روشنی حاصل کریگی بہ نسبت بعید کی چیز کے۔

جواب اوّل کہ نبوت خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قسم کا انعام ہے۔ جو بغیر ضرورت کے نہیں ہوا کرتا۔ اس کے ساتھ ضرورت کا پایا جانا بھی ضروری ہے۔ کہ وہ زمانہ مقتضی ہو کہ اسوقت کوئی نبی مبعوث کیا جائے۔ سو صحابہ کے وقت کسی نبی کی ضرورت نہیں تھی۔

جواب دوئم نبی کریم کی مثال لیمپ کی نہیں ہے۔ بلکہ سورج کی ہے۔ جیسے کہ آپ کے متعلق خدا تعالیٰ نے مبشرا ونذیرا وداعیا الی اللّٰہ وسراجا منیرا۔ فرمایا ہے۔ اور دوسری جگہ خدا تعالیٰ نے وجعل الشمس سراجا فرما کر سراج کی تفسیر کر دی ہے۔

پس جب آپ سورج ہوئے۔ اور سورج سے روشنی حاصل کرنیوالے ستارے اور چاند ہیں۔ تو اسی طرح نبی کریم سے بھی روشنی حاصل کرنیوالے مختلف ہونے چاہیں۔ اور ان کے افاضہ اور استفاضہ میں فرق ہونا چاہئیے اسی لئے نبی کریم صحابہ کے متعلق فرماتے ہیں اصحابی کالنجوم کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں دوسرا قمر تھا۔ سو ہر ایک صدی کے سر پر نبی کریم نے ایک چاند کے طلوع ہونیکی بشارت دی جو کہ مجدد دین ہیں۔ اور علم طبیعات سے واقف خوب جانتے ہیں۔ کہ چاند جتنا بھی سورج کے قریب ہوگا۔ اتنی ہی وہ کم روشنی حاصل کرے گا۔ اور جتنا قریب ہوتا جائیگا۔ اتنی اسکی روشنی کم ہوتی جائیگی۔ اور جتنا سورج سے دور ہوتا جائیگا۔ اتنی ہی اسکی روشنی بڑھتی جائے گی۔ اور کامل چاند جو پوری طرح سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے۔ وہ چودھویں رات کا چاند ہے۔ اس لئے مسیح موعود جو کہ چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوئے کمال استفاضہ حاصل کر سکتے تھے۔ جیسے کہ آپ فرماتے ہیں۔ ؎

میدرخشم چوں قمر تابم چو قرص آفتاب
کور چشم آنانکہ در انکارم افتادہ اند:۔

عصر کا وقت قریب آگیا تھا۔ اور اسوقت ایک مضمون بابو عبد الحکیم صاحب کا شملہ سے سنانے کیلئے پہنچا تھا۔ اسلئے آپ نے تقریر ختم کر دی۔ اور لوگوں نے جزاکم اللّٰہ کی آواز بلند کی۔ خانصاحب نے اپنی پریذیڈنشل تقریر میں بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مدرسہ احمدیہ کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود کا منشاء پورا ہوگا۔ اور وہ غرض پوری ہوگی۔ جسکے لئے مدرسہ احمدیہ کو کھولا گیا تھا۔ اور امید ہے۔ کہ ایسے ہونہار موجودہ علماء کے قائمقام ہونگے۔

اور حاضرین کو نصیحت فرمائی۔ کہ صحابہ کے کام تو تم نے سُن لئے کہ انہوں نے اپنی حالت میں کیسی تبدیلی پیدا کی تھی۔ سو تم بھی اپنے گریبان میں منہ ڈالکر سوچو۔ کہ تم نے اپنے نفس کا تزکیہ کتنا کیا۔ اور کسقدر اپنے میں تبدیلی کی ہے۔

پھر اسکے بعد بابو عبد الحکیم صاحب کا حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی نے مضمون سنایا مضمون میں آپ نے لوگوں کو اسطرف توجہ دلائی تھی کہ ہم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے۔ کہ جس کا کام صرف تبلیغ احمدیت ہو۔ اور اسے کوئی کام نہ ہو۔ اور قوم کو انکی ضروریات اور اخراجات کا متحمل ہونا چاہیئے۔ اسطرح پر اسدن کا جلسہ ختم ہؤا۔ اور عصر کے بعد حسب معمول حضرت خلیفۃ المسیح نے درس قرآن فرمایا۔

ڈاکہ بھامبڑی

بھام۔ بھامبڑی ضلع گورداسپور میں دو مقامات ہیں۔ جو قادیان سے چار کوس کے فاصلے پر ہیں۔ وہاں سے خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ کسی ہندو کے گھر میں ایک ڈاکہ ۱۱ و ۱۲ کی شب کو پڑا۔ ڈاکوؤں کی تعداد ۲۵ بتائی جاتی ہے۔ نقصان بھی ۹ ہزار کے قریب بتایا جاتا ہے۔ ڈاکو بڑے آرام سے اپنا کام کرتے رہے۔ بعض نے مکان کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ اور بعض اندر گئے۔ عورتوں کے بالوں میں جو زیور تھے۔ وہ بھی کھولکر لے گئے۔

بھامبڑی کا تھانہ سری گوبند پور میں ہے۔ امید ہے کہ وہاں کی پولیس آفیسر خاص طور پر کوشش کر کے ان بدمعاشوں کا تدارک فرما دیں گے۔ ابھی تک اور مزید حالات موصول نہیں ہوئے:

رائے بریلی میں ہنگامے

(لکھنؤ ۸ جنوری) رائے بریلی میں زراعتی ہنگاموں کے متعلق سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۶ جنوری کو شہر کے بدمعاشوں نے منشی گنج میں لوٹ مچانیکا ارادہ کیا۔ لیکن وہاں مسلح پولیس کے خوف سے وہ کامیاب نہ ہوسکے۔ فرست گنج میں بھی سب ڈویژنل آفیسر شیخ نصر اللہ ڈپٹی مجسٹریٹ ۱۴ مسلح سپاہیوں کی امداد سے حفاظت کر رہے تھے۔ جب بدمعاشوں نے حملہ کیا۔ تو پولیس نے بحالت مجبوری ان پر فائر کیا۔ جس سے ۴ شخص ہلاک ہوئے اور دو زخمی ہوئے مسٹر مان تھراپ کمشنر موقع پر جانے کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ غیر سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شورش کسان تحریک سے شروع ہوئی ہے تعلقداران اودھ کے خلاف کسانوں نے رسد اور بیگار کے خلاف اس تحریک کو جاری کیا تھا۔ اور گذشتہ دسمبر میں فیض آباد میں ایک کانفرس بھی کی تھی۔

پیرس میں مسجد:-

(لندن۔ ۵ جنوری) پیرس کا ایک تار ٹائمز میں چھپا ہے۔ کہ پیرس میں ایک مسجد کی تعمیر کی تجویز ترقی کر رہی ہے۔ پارلیمنٹ نے ۲۵ لاکھ فرانک کی امداد منظور کی ہے۔ الجیریا مراکو اور ٹیونس ہر سہ ملکوں کے مسلمانوں سے ڈیڑھ لاکھ فرانک مانگے گئے ہیں۔ مسجد کی تعمیر کا کام مسلمانوں کے سپرد کیا جائیگا

بقایادار اپنا اپنا بقایا صاف کریں ایڈیٹر

جدید وائسرائے

(دہلی ۹ جنوری) ایک اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ سر روفس دانیال آئزک پی۔ سی جی۔ بی۔ ارل آف ریڈنگ لارڈ چیمسفورڈ کی جگہ وائسرائے و گورنر۔ جنرل ہند مقرر ہوئے ہیں۔

آخر انتظار مدید کے بعد لارڈ چیمسفورڈ کے جانشین کا اعلان ہو گیا ہے۔ انگلستان کے چند باخبر اخبارات کئی روز سے وثوق کے ساتھ لارڈ ریڈنگ کے تقرر کی پیشگوئی کر رہے تھے۔ اس لئے قطعی طور پر اعلان کیا جانے سے پبلک کو کوئی حیرت نہ ہوگی۔ اس خیال کے کسی حلقہ سے تائید نہیں ہوئی۔ کہ جدید وائسرائے کے مذہب کی وجہ سے مسلمان اس تقرر کی ناپسند کرینگے بلکہ انڈیا کونسل کے ایک مسلمان ممبر نے اس خیال کی پورے طور پر تردید کر دیگئی۔ یہ بتلانے کی ضرورت نہیں کہ جدید وائسرائے کا طرز عمل کیا سیاسیات اور کیا قانون میں بڑا شاندار اور کامیاب رہا ہے۔ ۱۶ سال کا عرصہ گذرا کہ وہ لندن کے ایک تاجر کے گھر پیدا ہوئے یونیورسٹی سکول اور کالج میں اور برانھم کی دوسری یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی بیرسٹری کی سند حاصل کرنے سے پہلے وہ ہنڈیوں کی دلالی کرتے تھے بیرسٹر کی حیثیت سے ان کی پریکٹس بہت جلد بڑھ گئی اور اپنے زمانہ کی نامور ترین مقنّنوں کے زمرہ میں شمار ہونے لگے ۱۹۰۴ء میں لبرل ممبر کی حیثیت سے پارلیمنٹ میں داخل ہوئے اور ۱۹۱۰ء میں سولیسٹر جنرل مقرر ہو کر اسی سال اٹارنی جنرل کے منصب پر ترقی یاب ہوئے اور ۱۹۱۲ء میں مجلس وزراء میں نشست حاصل کی ۱۹۱۳ء میں چیف جسٹس مقرر ہوئے اور لارڈ کا خطاب ملا۔ اس عہدہ پر رہتے ہوئے دو

مرتبہ امریکہ کو نہایت اہم سفارتوں پر گئے اول ۱۹۰۰ء میں مالی معاملہ کے متعلق اور ۱۹۱۸ء میں غیر معمولی سفیر کی حیثیت سے دونوں موقعوں پر جو کامیابی حاصل کی اس کے متعلق کسی کو شک نہ تھا ۱۹۱۶ء میں انہیں وائیکونٹ کا خطاب ملا بعد ازاں اول سفارت کی خدمات کے صلہ میں ارل بنائے گئے۔

جو نازک اور مشقت کا کام انہیں بطور وائسرائے کے ہندوستان میں سرانجام دینا ہوگا۔ اس کے لئے ڈپلومیسی اور تدبیر کے تمام اوصاف جو انہیں حاصل ہیں پورے طور پر صرف کرنے ہونگے۔

ریویو:-

ہمارے پاس شیخ محمد انوار الدین صاحب نے پانی پت ضلع کرنال محلہ انصار کوچہ گوجراں سے دو چاول جن پر قل ھو اللہ شریف ساری اور کلمہ طیب لکھا ہوا ہے بھیجے ہیں یہ واقعی بہت عجیب صنعت ہے۔ قل ھو اللہ اور کلمہ طیب بہت عمدگی سے پڑھا جاتا ہے۔ میرے نزدیک احباب کو اس کی صنعت کی خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ہدیہ چاول قل ھو اللہ کی ۸ر اگر اپنا نام ساتھ لکھا دیں تو ۱۲ر ہدیہ چاول۔

کلمہ طیب ۴ر

اگر نام نہ لکھائیں تو ۵ر

مندرجہ بالا پتہ پر درخواست خریداری کریں

سارے پنجاب میں تبلیغ کی تجویز

ناظر صاحب صیغہ تالیف اشاعت اس سال خاص طور پر مسئلہ تبلیغ میں غور فرما رہے ہیں۔ اور ان کا منشاء ہے۔ کہ کوئی صورت ایسی پیدا کی جاوے۔ کہ اس سال کم از کم سارے پنجاب میں تبلیغ کی جاوے۔ اور تمام لوگوں کو دین الحق کی تبلیغ پہنچ جائے ابھی تک اس تجویز کو پورے طور پر سے پبلک نہیں کیا گیا۔ مگر بہت سے لوگ جن کو یہ بات معلوم ہو چکی ہے۔ اپنے آپ کو والنٹیر ہونے کے لئے ناظر صاحب کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اللھم زد فزد۔ یہ تجویز بہت مبارک تجویز ہے اور بہتر ہے کہ اگر اس میں باہر کے بھی قابل آدمی شامل کر لئے جاویں۔ اور ان کو موقع دے دیا جاوے کہ وہ بھی اپنے آپ کو پیش کریں کم از کم ہر ضلع میں سے دو چار آدمی ایسے لئے جاویں جو اپنے ضلع میں دورہ کریں۔

تاریخ قادیان

قادیان کا ماضی اور حال اور اس کا مستقبل

۱۹۱۷ء کی بات ہے کہ میرے دل میں قادیان کی تاریخ مرتب کرنے کا جوش پیدا ہوا اور میں نے اپنی سمجھ کے مطابق اس کو مرتب کرنا شروع کر دیا۔ کسی حد تک میں نے اس کو طیار کیا تھا۔ کہ برادر محمد یامین صاحب نے مجھ سے ذکر کیا کہ میں ایک ایسی کتاب طیار کرنی چاہتا ہوں۔ میں نے اس کا ذکر کرنا مناسب نہ سمجھا۔ کہ یہ کام میں نے شروع کیا ہے۔ پھر کچھ دنوں کے بعد ان کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہو گیا۔ اسلئے میں نے برادر موصوف کی کتاب چھپنے کا انتظار کیا ہو کہ خدا کے فضل و کرم سے اب چھپ کر آگئی ہے۔ اور اپنی شان میں بہت اعلےٰ کتاب ہے۔ جس کی احباب کو بہت ضرورت تھی۔ اس کے پڑھ لینے کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ کہ برادر موصوف کی توجہ میرے مضامین کی طرف کسی قدر کم گئی ہے۔ یہ کتاب قادیان کی گائڈ ہے۔ لیکن میں اس کی تاریخ لکھنی چاہتا ہوں۔ جس میں قادیان کے ماضی اور حال اور استقبال پر کافی بحث ہو۔ وباللہ التوفیق

قادیان کی تاریخ کیا ہے

احمدیت کی تاریخ ہے۔ اور اس کتاب میں جس چیز کا نام گرامی ہوگا اسکی ساری کیفیت مع اسکی تاریخی ترقیوں کے درج کروں گا۔ انشاءاللہ العزیز فی الحال اس کتاب کی طبع کے متعلق میں تمام مخلصین کو اطلاع دیتا ہوں۔ کتاب کے مکمل ہو جانے پر دوسری دفعہ اعلان کروں گا بالآخر میں احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فضل سے مجھ کو اس کام کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

نوٹ: قادیان کی بڑی بڑی عمارتوں کی [illegible] بھی اس [illegible] دی جاویں گی

المشتہر شیخ محمود احمد ایڈیٹر الحکم قادیان